بسم اللہ الرحمن الرحیم

نظرات

ذی الحجہ کی دسویں تاریخ اسلامی تہذیب و ثقافت کا ایک اہم اور یادگار دن ہے۔ اس دن کی عظمت تاریخ کے اس مہتم بالشان واقعے کی مرہون منت ہے جب ملّت اسلامیہ کے بانی اول ہمارے روحانی باپ حضرت ابراہیم علیہ الصلاۃ و السلام نے قربانی کی ایک نادرالوجود فقیدالمثال روایت قائم کی تھی۔ اپنے رب کے ادنی اشارے پر اپنے اکلوتے لخت جگر کے گلے پر چھری پھیر دی۔ عید قرباں کو ایک تہوار کی حیثیت سے منا کر ہم اسی واقعے کی یاد تازہ کرتے ہیں اور سال میں کم از کم ایک بار یہ سبق دھراتے ہیں کہ ایک مسلمان کا سب کچھ اس اللہ کے لئے ہے جو سب جہانوں کا خالق و مالک ہے۔ ان صلاتی و نسکی و محیای و مماتی للہ رب العالمین۔ اس تقریب سعید کے دو رکن حج اور قربانی اپنی معنویت کے اعتبار سے دور رس اور عظیم الشان نتائج کے حامل ہیں اگر وہ اپنے جملہ تقاضوں کے ساتھ شعوری طور پر ادا کئے جائیں۔ دوسرے مصالح دینی اور فوائد دنیوی کے علاوہ حج اتحاد بین المسلمین کا مظہر اتم ہے۔ یہ دنیا بھر کے مسلمانوں کا ایک نمائندہ اجتماع ہوتا ہے جس میں لوگ انی وجہت وجہی للذی فطرنی اور من استطاع الیہ سبیلا کی بنیاد پر منتخب ہوکر دور دراز گوشوں سے کشاں کشاں آتے ہیں نسبۃً محدود دائروں میں مسلم سوسائٹی کے اور بھی اجتماعات ہیں۔ مثلاً دن میں پانچ وقت کی نمازوں کا اجتماع، ہفتے میں ایک بار یوم الجمعہ کا اجتماع، اس سے بڑے پیمانے پر عیدین کا اجتماع۔ یہ سارے اجتماعات مسلم ثقافت کے نمایاں خدو خال ہیں اور نظام دین میں ان کے مقاصد متعین ہیں۔ ان میں سب سے

بڑا اجتماع یوم الحج کا اجتماع ھوتا ھے جس میں دنیا بھر کے مسلمان شریک ھوتے ھیں۔ اجتماع تنظیم کا ذریعہ ھوتا ھے۔ افسوس کہ مسلمان اپنے ان اجتماعات کے حقیقی مفہوم سے بے خبر ھیں اور ان کی برکات سے کما حقہ فائدہ نہیں اٹھاتے۔ ھمارے ان اجتماعات میں تقدس کا رنگ تو موجود ھوتا ھے۔ ھم انھیں دینی فریضہ سمجھ کر ادا کرتے ھیں۔ مگر تنظیم اور اتحاد کا عنصر تقریباً مفقود ھے۔ اور اس کی وجہ یہ ھے کہ ھم ان اجتماعات کی اھمیت اور علت غائی سے کما حقہ واقف نہیں۔ اللہ تعالی نے ملت کی شیرازہ بندی اور فروغ اتحاد ویگانگت کے لئے اس قسم کے درجہ بدرجہ اجتماعات کو مشروع قرار دیا تھا۔ تاکہ یہ ملت ایک قوت کی حیثیت سے دنیا میں موجود رہ کر دنیا کی امامت و پیشوائی کا فریضہ انجام دیتی رھے۔ اللہ کی اس زمین پر توازن ھم آھنگی اور ھمواری کے نشوونما کے لئے ضروری ھے کہ مسلمان اپنے ان اجتماعات میں وہ حقیقی روح پیدا کریں جس کے بغیر وہ ''شکوہ ملک و دیں،، ھونے کے بجائے ''ھجوم مومنیں،، بن کر رہ گئے ھیں۔

ھماری اس سالانہ تقریب کا ایک اھم رکن قربانی ھے۔ قربانی اس کائنات کی سب سے بڑی صداقت ھے۔ راہ حق کے مسافر کو قدم قدم پر اس کی ضرورت پڑتی ھے۔ ایک مسلمان کی تربیت شروع ھی سے اس نہج پر ھوتی ھے کہ وہ اللہ کی راہ میں وقت ضرورت اپنی جان مال عزت آبرو سب کچھ قربان کردے۔ اس کے بغیر تقرب الی اللہ کی منزل سے ھمکنار ھونا ممکن نہیں اور نہ ھی اس دنیوی زندگی میں کوئی عظیم مقصد پورا ھو سکتا ھے۔ ایک مسلمان کو اس دنیا میں جو مشن تفویض کیا گیا ھے اس کی تکمیل میں قربانی بڑا اھم کردار ادا کرتی ھے۔